سباؤن کے موضوعاتی نیوز لیٹر کے سلسلے کا پہلا شمارہ

امید - چائلڈ ٹو چائلڈ ریسورس سینٹر

صحت • ترقی • امید

شمارہ نمبر 1 ششماہی دسمبر 2003

اداریہ

بچے ہمارے معاشرے کا ایک لازمی جز ہے۔ اگر ہم منصوبہ بندی اور اس پر عمل درآمد کرتے ہوئے بچوں کے مخصوص ضروریات پر توجہ نہ دیں تو ترقی کے نام پر کیے جانے والے تمام اقدامات اور کوششیں بری طرح ناکامی کا شکار ہونگی۔ بچے امید اور مثبت تبدیلی کی علامت ہیں۔ وہ زندگی کے بارے میں بہت متجسس ہوتے ہیں اور جب انہیں اپنی زندگی اور اردگرد کے ماحول میں تبدیلی لانے کے لئے کوئی کام سونپا جاتا ہے تو وہ اسے نہایت مستعدی اور ذمہ داری کے ساتھ نبھاتے ہیں۔

آج ہم سب جانتے ہیں کہ دیہاتوں اور شہروں میں زندگی بسر کرنے والے لاکھوں بچوں کو ہماری توجہ کی ضرورت ہے۔ حتی کہ آج کے اس دور جدید میں بھی ترقی یافتہ ممالک میں روزانہ 40,000 سے زائد بچے موت کی نذر ہو جاتے ہیں۔ بہت سے بچے ایسے امراض سے موت کا شکار ہو جاتے ہیں جن پر فی بچہ اگر ایک ڈالر سے بھی کم رقم خرچ کی جائے تو بچوں کی شرح اموات کو روکا جا سکتا ہے۔

اس ضمن میں جنوبی ایشیاء کی صورت حال بہت مایوس کن ہے کیونکہ یہاں تقریباً ہر ہفتے 280,000 بچے غذائی کمی، مختلف بیماریوں اور ناقص صفائی کی وجہ سے مرجاتے ہیں۔ پاکستان میں ہر سال تقریباً 500,000 بچے پیدا ہوتے ہیں جن میں 10 فیصد اپنی پہلی سالگرہ منانے سے پہلے ہی اس دنیا سے چلے جاتے ہیں۔ پاکستان کی 42 فیصد آبادی بچوں پر مشتمل ہے لیکن اس میں ایک تہائی یا تو وزن کی کمی کا شکار ہو جاتے ہیں یا پھر ان کی نشوونما رک جاتی ہے جس کی بنیادی وجہ 38 فیصد بچوں میں خطرناک حد تک غذائی کمی ہے۔ پاکستان کے 50 فیصد بچے تعلیمی سہولیات سے محروم ہیں جن میں زیادہ تعداد بچیوں کی ہے۔ 5 سال سے کم عمر والے 1000 بچوں میں سے مرجانے والے بچوں کی شرح 110 ہے۔ جن میں صرف 53 فیصد بچوں کو بیماریوں سے بچاؤ کے لئے حفاظتی ٹیکوں کی سہولت میسر ہے۔ اندازاً 14 سال سے کم عمر والے تقریباً 8 ملین بچے اینٹیں بنانے والی بھٹیوں، قالین بافی کے کارخانوں، کاشتکاری، چھوٹے کارخانوں اور گھریلو کاموں سے منسلک ہیں۔

یہی وہ حقائق ہیں جنہوں نے سباؤن کو بچوں کی بنیادی ضروریات پر کام کرنے کے لئے متحرک کیا تا کہ بچوں کی نشوونما اور تربیت کے لئے زیادہ سے زیادہ مواقع مہیا کیے جا سکیں۔ سباؤن اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ بچوں کی بقاء، تحفظ اور ترقی، آفاقی ضروریات ہیں جو کہ انسانی ترقی اور خوشحالی کے لازمی عناصر ہیں اور بچے سے بچے تک رسائی کے طریقے پر کام کرنا بچوں کے لئے سباؤن کی مسلسل کوششوں اور کاوشوں کا ایک حصہ ہے۔

Designing by colors graphics 0300-5925808

سباؤن بچے سے بچے تک رسائی کے طریقہ کار پر کام کر رہا ہے۔ اور

چیف اڈیٹر
محمد طارق
چیف ایگزیکٹو، سباؤن

ایڈیٹوریل بورڈ
محمد فاروق
پروگرام منیجر، سباؤن
فاروق خان عباسی
پروگرام آفیسر، ویس یونیسف
سہیل احمد
پی۔ایم۔ای۔آر آفیسر، سباؤن

Child to Child Resource Centre کے حوالے سے سباؤن کا یہ پہلا موضوعاتی نیوز لیٹر ہے۔ سباؤن ایک قومی سطح کی غیر سرکاری تنظیم ہے جو کہ پاکستان کی ترقی میں 1994ء سے سرگرم عمل ہے اور معاشرتی ترقی کے مختلف شعبہ جات مثلاً پرائمری ایجوکیشن، حفظان صحت، بچوں کے تحفظ، بچوں اور عورتوں میں غذائی کمی، پانی اور ماحولیاتی صفائی میں کام کر رہا ہے۔ سباؤن کا پروگرام کوآرڈی نیشن آفس پشاور میں واقع ہے، جس کے صوبہ سرحد اور پنجاب کے مختلف اضلاع میں سات علاقائی دفاتر موجود ہیں۔ سباؤن کی رجسٹریشن سول سوسائٹی ایکٹ 1860 کے تحت کی گئی ہے۔ سباؤن کے شریک کار امدادی اداروں میں UNICEF پشاور، خواتین کی ترقی کی وزارت (پاکستان بیت المال) اور آغا خان یونیورسٹی کراچی شامل ہیں، سباؤن نے اپنے پروگرام کی وسعت کو بڑھانے اور بنیادی سطح پر معیاری نتائج کے حصول کے لئے IRSP مردان اور WESNet پشاور کے ساتھ ادارہ جاتی شراکت کار قائم کی ہے۔ سباؤن کو NGOs Round Table کی رکنیت بھی حاصل ہے جو حکومت صوبہ سرحد اور IUCN-The World Conservation Union کے ساتھ مل کر (Sarhad Provincial Conservation Strategy) SPCS پر کام کرتا ہے۔

Direct Your Comments To
Programme Coordination Office
230, Street 4, Sector H-I, Phase-II,
Hayatabad
Peshawar Pakistan.
Phone: ++92 91 810424/815793
Facsimile: ++92 91 824804
E-mail:
sabawon1@psh.paknet.com.pk
Sabawon2002@yahoo.com

Child-To-Child Resource Center is a networking platform to the organizations working for child protection, welfare and development in NWFP

پچھلے دو سالوں سے چائلڈ ٹو چائلڈ ریسورس سینٹر کے تصور کو فروغ دینے کے لئے کوشاں ہے۔ سباؤن نے صوبہ سرحد میں بچے سے بچے تک رسائی کے طریقہ کار پر پرائمری سکولوں کے تقریباً 1000 اساتذہ کو تربیت دی ہے۔ اسی دوران ہم خیال مختلف اداروں اور بچوں کے ماہرین تعلیم (Child Educationist) کے ساتھ ایک ایسے مرکز کی تخلیق کے بارے میں گفت و شنید کرتا رہا جہاں پر سکول کے بچوں کے لئے اشتراکی عمل سے سیکھنے کے طریقوں کو تقویت دی جا سکے۔ بالآخر ان تمام کوششوں کے نتیجے میں 20 نومبر 2003 کو پشاور میں ملکی سطح پر ایک ورکشاپ کا انعقاد ہوا جس میں تمام شرکاء نے سباؤن کے تنظیمی ڈھانچے کے تحت (Child to Child Resource Centre) کے قیام پر اتفاق کیا۔

Child to Child Resource Centre اب ایک حقیقت ہے۔ آنے والے وقت میں سباؤن اس مرکز کے تنظیمی ڈھانچے کو مضبوط بنانے پر کام کرے گا۔ اور اس کا عملی آغاز تربیتوں (Trainings) اور مختلف اداروں کے ساتھ باہمی روابط استوار کرنے سے کرے گا۔ ہم پر یقین اور پر امید ہیں کہ سول سوسائٹی آرگنائیزیشنز، حکومت اور ڈونر کمیونٹی کی مدد اور تعاون سے ہم مستقبل میں اس قابل ہونگے کہ اس دنیا کو اپنے بچوں کے لیے ایک بہتر جگہ بنا سکیں۔ آیئے ہم سب مل کر اس اجتماعی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کریں۔

محمد طارق چیف ایگزیکٹو

Child to Child Resource Center کے تصور نے کیسے جنم لیا

Paulo Freire (1968) اپنی کتاب (Pedagogy of the Oppressed) میں بیان کرتا ہے کہ گھر اور سکول محض تصوراتی اور خیالی چیزیں نہیں بلکہ یہ مکان و زمان میں حقیقی وجود رکھتے ہیں اور تسلط و ناہمواری کے ڈھانچے میں رہتے ہوئے یہ ادارے بچوں کی نشوونما اور تعلیم کے لئے موثر طریقے سے کام کرتے ہیں۔ یہی وہ محرکات تھے جس نے Child To Child Resource Centre کے تصور کو جنم دیا، جسکے پس منظر میں بنیادی دلیل یہ تھی کہ بچے اپنی نشوونما اور سیکھنے (Learning) کے عمل میں فعال کردار ادا کر سکتے ہیں اور معاشرے کی ترقی میں بہت سی رکاوٹوں کو ختم کرنے میں خود کو معاون و مددگار ثابت کر سکتے ہیں۔ UNICEF پشاور کی مالی معاونت سے سباؤن نے سال 2002 میں (Chil to Child Approach) پر کام شروع کیا جس کا بنیادی مقصد اس طریقہ کار کے تصدیق شدہ اور آزمائے ہوئے اصولوں کو صوبہ سرحد میں عملی جامہ پہنانا تھا۔ یہ طریقہ کار خاص طور پر بچوں کے روایتی طرز تعلیم کو چیلنج کرتا ہے جس میں بچے تمام مضامین صرف زبانی یاد کرتے ہیں اس کے برعکس Child to Child Approach کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ بچے، اساتذہ اور دوسرے بچوں کے ساتھ فعال شرکت، سوال و جواب، تجسس، اور نئے نئے ایجادات کے ذریعے اپنے علم و دانش کا تبادلہ کرتے ہیں۔

یہ وہ بنیادی نکات ہیں جن کی بدولت سباؤن اس بات پر قائل ہوا کہ وہ Chil to Child Approach پر کام کرنے والے دوسرے اداروں کے ساتھ روابط قائم کرے تا کہ صوبہ سرحد میں اس طریقہ کار کو زیادہ سے زیادہ وسعت دی جا سکے۔ سباؤن نے اب تک صوبہ سرحد کے 500 پرائمری سکولوں میں 1000 اساتذہ کو Chil to Child Approach پر تربیت دی ہے، اس کے علاوہ اس طریقہ کار کو صوبہ سرحد میں عملی جامہ پہنانے کے لئے سباؤن نے ایک مشترکہ لائحہ عمل تجویز کرنے کی غرض سے SPO, SRSP اور UNICEF پشاور کے ساتھ رابطے قائم کیے اور اسی طرح ان بحث مباحثوں اور صلاح مشوروں کے بعد صوبہ سرحد میں سباؤن کے تنظیمی ڈھانچے کے تحت چائلڈ ٹو چائلڈ ریسورس سینٹر کے تصور نے جنم لیا۔

ملکی ماہرین کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا

بچے ہمارا مستقبل ہیں اور معاشرے کا باشعور شہری کی حیثیت سے ہم ان کے ساتھ منسلک مسائل میں غیر جانبدار نہیں رہ سکتے، یہی وہ بحث طلب نکتہ تھا جس کے لئے سباؤن نے ملکی سطح کے مختلف اداروں سے ماہرین کو Child to Child Resource Centre کے قیام پر بحث مباحثے اور بات چیت کے لئے ایک پلیٹ فارم مہیا کیا، یہ ورک شاپ 20 نومبر 2003 کو بچوں کے عالمی دن کے موقع پر منعقد کی گئی جس میں بچوں کے ماہرین تعلیم، ترقیاتی منصوبوں کے ماہرین، سرکاری اور غیر سرکاری اداروں، اور امدادی اداروں سے آئے ہوئے ماہرین شامل تھے، جن میں مشہور و معروف شخصیات، جناب امجد شاہد آفریدی (Secretary for Education & Literacy) جناب اسامہ مکاوی، چیف پراونشل آفس UNICEF پشاور، جناب فاروق خان عباسی پروگرام آفیسر (WES) UNICEF پشاور اور جناب سید سجاد حسین شاہ Assistant Professor Social Works Department پشاور یونیورسٹی شامل تھیں۔ ان کے علاوہ غیر سرکاری اداروں سے آئے ہوئے دس سے زیادہ نمائندے بھی اس ورکشاپ میں موجود تھے جن میں ساحل راولپنڈی اور HEAL لاہور سے تعلق رکھنے والی شخصیات بھی شامل تھیں۔ عالمی سطح کی غیر حکومتی اور امدادی ادارے مثلاً IUCN-The World Conservation Union, WHO, UNHCR اور UNICEF کے نمائندے بھی اس موقع پر تشریف فرما تھے۔ صوبہ سرحد کی سطح پر غالباً یہ پہلا موقع تھا کہ حکومتی اور غیر حکومتی اداروں، امدادی اداروں اور عالمی اداروں کے نمائندے ایک پلیٹ فارم پر اس بات پر غور و خوض کے لئے اکٹھے ہوئے کہ وہ سب مل کر اس صوبہ کو بچوں کے لئے کس طرح ایک بہتر اور محفوظ جگہ بنا سکتے ہیں جہاں وہ معاشرے کے آزاد، خود مختار اور فعال افراد کی حیثیت سے زندگی بسر کر سکیں۔

ورکشاپ کے شرکاء نے بحث مباحثوں اور گروہی سرگرمیوں میں بچوں کو غربت، غذائی کمی، معاشرتی ناانصافیوں اور ماحولیاتی آلودگی سے بچانے کے لئے مختلف طریقے اور ذرائع متعین کئے، ان سب نے Child to Child Resource Centre کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ یہ سنٹر بچوں کے تحفظ، فلاح و بہبود اور ترقی کے لئے کئے جانے والے اقدامات کی تشکیل کے لئے ایک فعال مرکز کی حیثیت سے کام کرے گا۔ شرکاء نے Child to Child Resource Center کے لئے TORs, Vision, Mission, اور Objectives تیار کئے۔ سباؤن کے اہل کار، خاص طور پر جناب فاروق خان عباسی (PO WES) UNICEF پشاور کے مشکور ہیں کہ انھوں نے اس Resource Centre کے بارے میں منعقد ہونے والی ملکی سطح کی ورکشاپ کے لئے غیر معمولی سطح پر مالی اور اصلاحی معاونت کی اور WESNet کے تجربات کو اس کی تیاریوں میں بروئے کار لایا۔

Child to Child Resource Centre کا اگلا قدم

ورکشاپ سے حاصل ہونے والی تجاویز کی روشنی میں یہ Resource Centre ابتدائی طور پر سباؤن کے اداراتی ڈھانچے کے اندر قائم کیا جائے گا جبکہ بعد میں اس کو جداگانہ حیثیت دے دی جائے گی، اور ابتدائی طور پر یہ صوبہ سرحد کے حکومتی اور غیر حکومتی اداروں کے لئے بچوں پر مرکوز سرگرمیوں کے لئے ایک مرکز کی حیثیت سے کام کرے گا۔ Child to Child Resource Centre مندرجہ ذیل بنیادی مقاصد کے حصول کے لئے کام شروع کرے گی۔

1۔ صوبائی حکومت کو بچوں کے تحفظ، فلاح و بہبود اور ترقی سے منسلک مسائل کے بارے میں تجاویز مہیا کرنا

2۔ بچوں کی صحت، تعلیم، غذائیت اور تحفظ سے متعلق بنیادی موضوعات پر تحقیقی کام کو فروغ دینا۔

3۔ صوبہ سرحد میں بچوں کے حقوق اور ترقی پر کام کرنے والے حکومتی اور غیر حکومتی اداروں کے درمیان نیٹ ورکنگ، روابط کے قیام اور معلومات کے باہمی تبادلے میں سہولت کاری فراہم کرنا۔

Child to Child Resource Centre کی ذمہ داریوں میں بچوں کی زندگی کی صورتحال کی تبدیلی کے علاوہ لوگوں میں ان کی ضروریات کے حوالے سے ایک نیا شعور اجاگر کرنا ہے تا کہ وہ بچوں کے لئے کام کرنے کا تہیہ کریں۔ ابتدائی طور پر یہ Resource Centre صوبہ سرحد میں کام کرنے والے ان حکومتی اور غیر حکومتی اداروں کے ساتھ کام کرے گا جو خاص طور پر Child to Child Approach کے حوالے سے سرگرم عمل ہیں، لیکن درپیش حالات اور حقائق کی روشنی میں اگر ضرورت پڑی تو اس سنٹر کو ملکی سطح پر قائم کیا جائے گا۔

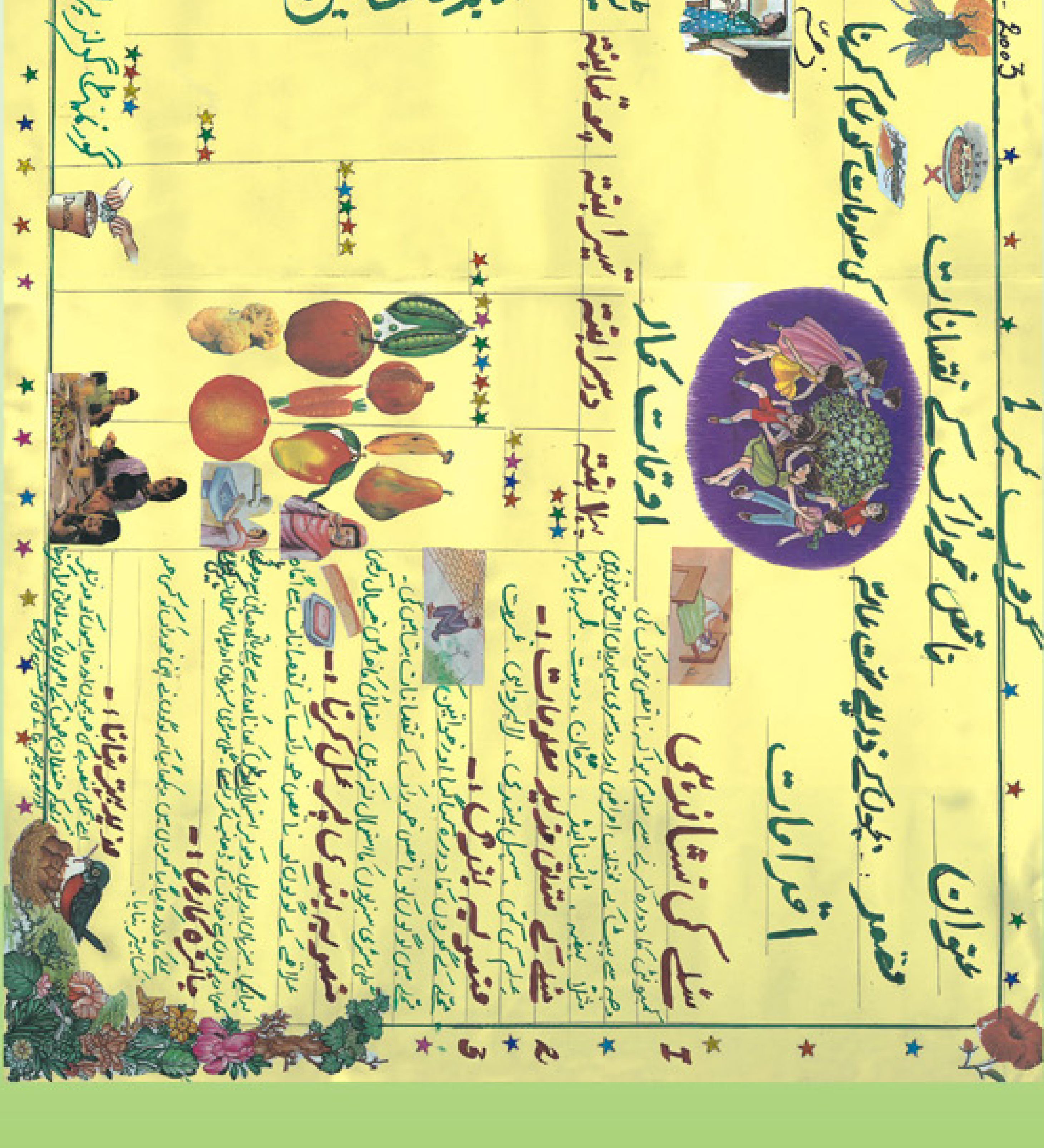This newsletter is published with the financial assistance of UNICEF Peshawar